گورنر کا پیغام

2024ء میں عالمی اقتصادی نمو قدرے معتدل رہی، جبکہ سکڑاؤ کی پالیسیوں کی وجہ سے مہنگائی کی شرح میں کمی کے رجحانات کی رفتار میں اضافہ ہوا، جو گذشتہ چند سالوں میں بلند مہنگائی کے دباؤ کو ختم کرنے کے لیے اپنائی گئی تھی۔ چنانچہ، بیشتر مرکزی بینکوں نے ابھرتے ہوئے حالات پر قریبی نگاہ رکھتے ہوئے سود میں محتاط کمی کرنا شروع کر دی۔ عالمی مالیاتی حالات میں نرمی آئی، البتہ مختلف خطوں میں کچھ فرق موجود تھا۔ معاشی پالیسی کی غیر یقینی کیفیت — جس میں مسلسل کمی آرہی تھی — 2024ء کے آخر تک اچانک بڑھ گئی، کیونکہ بڑی معیشتیں دوبارہ تحفظی (Protectionist) تجارتی پالیسیوں کی جانب گامزن ہوگئی تھیں۔ غیر یقینی میں اضافہ اور نتیجتاً مالی حالات میں اتار چڑھاؤ مختلف معیشتوں کے مالی منظر نامے کو پیچیدہ کر سکتے ہیں۔

ملکی محاذ پر، سال 2024ء میں معاشی ماحول میں مثبت تبدیلی کا آغاز ہوا۔ استحکام کے اقدامات سے ہونے والی بہتری، مہنگائی میں نمایاں کمی آنے کی وجہ سے اقتصادی بحالی کی علامات ابھرنے لگیں اور بیرونی و مالی کھاتوں میں بہتری آئی، جو اعتمادِ کاروبار کی بحالی سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ تاہم، اقتصادی بحالی کو پائیدار ترقی کے راہ پر ڈالنے اور معاشی مضبوطی بڑھانے کے لیے حکومت کے لیے ناگزیر ہے کہ وہ ضروری ساختی اصلاحات جاری رکھے، جس میں مالی استحکام اور ٹیکس گزاروں کی تعداد بڑھانا، ادائیگی قرض کی صلاحیت بڑھانا، پیداواریت میں بہتری لانا اور برآمدی مسابقت کو بڑھانا شامل ہیں۔

2024ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی محتاط پالیسی اور نگرانی کے فریم ورک نے مالی شعبے کا استحکام یقینی بنایا۔ خاص طور پر بینکاری شعبے، جس کا مالی شعبے کے مجموعی اثاثوں میں تقریباً 77 فیصد حصہ ہے، نے مستحکم کارکردگی دکھائی اور اپنی مالی اصابت کو برقرار رکھا۔ شعبے کے اثاثوں میں قابل ذکر اضافہ درج کیا گیا، جو بنیادی طور پر سرمایہ کاری اور قرضوں کی مرہون منت تھا۔ طلب کی بحالی اور عارضی عوامل جیسے بینکوں کا قرض تاڈپازٹ تناسب بہتر بنانے کی کوششوں کے باعث قرضے کی مضبوط بحالی ہوئی۔ یہ اس وجہ سے تھا کہ قرض تاڈپازٹ تناسب سے متعلقہ ٹیکس پالیسی کے تحت تناسب مخصوص حد سے نیچے آنے کی صورت میں سرکاری تمسکات سے حاصل ہونے والی آمدنی پر بالترتیب بلند شرحوں سے ٹیکس لیا جاتا تھا۔ ڈپازٹ مجتمع ہونے کی رفتار بھی کم ہوگئی تھی کیونکہ بینک اپنے قرض تاڈپازٹ تناسب بڑھانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس کے نتیجے میں، اثاثوں میں اضافے کے لیے شعبے کا قرضوں پر انحصار بڑھ گیا۔ بینکوں کی آمدنی بڑھتے مکسوبہ اثاثوں کے حجم کے باعث مستحکم رہی، کیونکہ شرحِ سود میں کمی سے آمدنی کی نمو میں سُست روی پیدا ہوئی۔
بینکاری شعبے کو درپیش اہم مالی خطرات کے حوالے سے، غیر فعال قرضوں کے لیے تموین کی مناسب کوریج کے باعث بینکاری شعبے کے خاکہ خطر برائے قرض میں کوئی سنگین تشویش سامنے نہیں آئی۔ IFRS-9 سے ہم آہنگ ہو کر بینکوں کے انتظام خطر کا عمل مزید مضبوط ہونے اور قرضوں کے جزدان میں نادہندگی سے نمٹنے کے لیے مالی گنجائش بڑھنے کی توقع ہے۔ بینکاری شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت اظہاریے جیسے شرح کفایت سرمایہ مزید بڑھ کر 20.6 فیصد تک پہنچ گئی جو عالمی معیار کے ساتھ ساتھ ملکی مطلوبہ نقد محفوظ کے تقاضوں سے بھی نمایاں طور پر بلند رہی۔

اسٹیٹ بینک موجودہ خاصے متحرک اقتصادی ماحول اور موسمی تبدیلی جیسے بیرونی دھچکوں کے پیش نظر، بینکاری شعبے کی ان دھچکوں کو سہنے کی سکت کا باقاعدگی سے جائزہ لیتا ہے تاکہ مفروضوں پر مبنی منفی معاشی منظر ناموں اور خطرے کے کلیدی عوامل کے حوالے سے شعبے کی استعداد کا اندازہ لگایا جاسکے۔ تازہ ترین جائزے کے مطابق، تین سالہ دورانیے کا تخمینہ یہ ہے کہ شعبہ متوقع طور پر متعدد شدید مفروضاتی ممکنہ دھچکوں کے باوجود مضبوط رہے گا اور اس کی شرح کفایت سرمایہ کم از کم ضوابطی شرائط سے خاصی بلند

رہے گی۔ مزید بر آں، جون 2024ء سے اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 1,000 بیسز پوائنٹس کی کمی کے باعث مالی حالات بہتر ہونا شروع ہو گئے ہیں، جس سے توقع کی جارہی ہے کہ قرض گیروں کی ادائیگی کی صلاحیت اور بینکنگ شعبے کی اصابت مزید بہتر ہو گی۔ موسمیاتی خطرات کے حوالے سے ملک کی بلند زدپزیری اور شدید موسمی واقعات کے بڑھتے ہوئے تعدّد کو مد نظر رکھتے ہوئے، موسمیاتی تبدیلی اسٹیٹ بینک کے اسٹریٹجک پلان-2028ء کا ایک اہم موضوع ہے، جو موسمیاتی تبدیلی سے متعلق چیلنجز اور مواقع دونوں سے نمٹنے کے لیے مختلف اقدامات پر مشتمل ہے۔ اس تناظر میں، اسٹیٹ بینک نے قومی سطح کی 'گرین ٹیکسونومی' تشکیل دینے اور اپنانے کا اقدام کیا ہے، جو اگلے مراحل میں ہے۔

اسٹیٹ بینک مالی شمولیت کو فروغ دینے کے لیے بدستور کوشاں ہے۔ مالی شمولیت کی ایک جامع حکمت عملی اپنائی گئی ہے، جس کا مقصد مالی شمولیت کو 64 فیصد کی موجودہ سطح سے بڑھا کر 75 فیصد تک پہنچانا اور صنفی فرق کو 33 فیصد کی موجودہ سطح سے 2028ء تک 25 فیصد تک کم کرنا ہے۔ اس مقصد کے لیے، اسٹیٹ بینک خاص طور پر ڈجیٹل ٹیکنالوجیز اور جدید طریقوں کا استعمال کر کے مالی خواندگی بڑھانے اور معاشرے کے کم مالی خدمات یافتہ طبقات کے لیے مالی وسائل تک رسائی کو بہتر بنانے پر توجہ مرکوز کر رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے آگے بڑھتے ہوئے چند سال قبل ملک کا فوری ادائیگی نظام یعنی 'راست' قائم کیا، جس سے کاروباری لین دین میں اثر انگیزی پیدا ہونے اور معیشت کی دستاویزیت کو فروغ ملنے کے بڑے امکانات روشن ہو گئے۔ 'راست' کی اپنی نمو کی رفتار برقرار رہی اور اس کی رسائی تقریباً 40 ملین صارفین تک جا پہنچی اور 2024ء کے دوران اس سے تقریباً 800 ملین ٹرانزیکشنز انجام پائیں۔ بیرون ملک پاکستانیوں نے اپنی دلچسپی میں اضافہ کیا اور روشن ڈجیٹل اکاؤنٹس میں رقوم کی مجموعی آمد 9.3 ارب ڈالر سے تجاوز کر گئی، جبکہ 2024ء میں بیرونِ ملک مقیم پاکستانیوں کے فعال روشن ڈجیٹل اکاؤنٹس کی تعداد 778,000 سے بھی بڑھ گئی۔ اس بہتری سے ترسیلاتِ زر میں حالیہ اضافے کو بھی تقویت ملی۔

کارکردگی میں بہتری کے ساتھ ساتھ، بڑھتی ہوئی ڈجیٹائزیشن اور ٹیکنالوجیز کے استعمال میں سائبر سیکیورٹی اور معلوماتی اخفا کے خطرات بھی شامل ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے ان خطرات سے متنبہ رہتے ہوئے صارفین کے سائبر تحفظ اور مضبوطی کو توانا رکھنے کے لیے مختلف اقدامات کیے ہیں۔ ماتحت اداروں کے سائبر سیکیورٹی خطرات کی نگرانی کے لیے سائبر رسک مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مزید بر آں، جائزے کا ذریعہ یعنی 'سنوائی' متعارف کروایا گیا ہے جو صارفین کو بااختیار بناتا ہے اور صارفین کے شکایاتی عمل کی نگرانی کرتا ہے، اس طرح یہ نظام شکایات کے بروقت حل کو منظم اور منصفانہ طریقے سے یقینی بناتا ہے۔

مالی استحکام کے لیے اسٹیٹ بینک کا نگران اور حفاظتی فریم ورک ماضی میں کافی موثر ثابت ہوا ہے۔ تاہم، اسٹیٹ بینک بدلتے ہوئے ماحول اور ابھرتی ہوئی بہترین روایات کے مطابق اس فریم ورک کو بہتر بنانے کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔ اس ضمن میں، تصفیے اور بحران سے نمٹنے کی تیاری یقینی بنانے کے لیے قانونی اور ادارہ جاتی انتظامات کو مضبوط کیا گیا، جس کے لیے بینکاری اور ڈپازٹ (انشورنس) کے قوانین میں کچھ ترامیم کی گئیں، اس سے اسٹیٹ بینک کے تصفیے کا نظام بہتر ہوا۔ مزید بر آں، مالی مشکلات کا شکار اداروں کو سہارا دینے کے لیے پیش بندی کے طور پر تصفیے کی منصوبہ بندی کی غرض سے ایک مخصوص شعبہ قائم کیا گیا۔ ڈپازٹرز کے اعتماد کو بڑھانے اور حفاظتی حد کو وسعت دینے کے لیے، ڈپازٹس کی محفوظ حد 0.5 ملین روپے سے بڑھا کر 1.0 ملین روپے کر دی گئی ہے۔

اگرچہ مجموعی اقتصادی ماحول میں تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں، تاہم اسٹیٹ بینک معیشت اور مالیات کی ابھرتی ہوئی پیش رفتوں کے حوالے سے محتاط رہتا ہے اور مالی استحکام کو لاحق خطرات سے موثر طور پر نمٹنے اور معیشت میں مالی خدمات اور قرضوں کی موثر فراہمی میں معاونت کی خاطر ضروری اقدامات کے لیے ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔

جمیل احمد